

وَمَا كَانَ لِلْبَشَرِ أَنْ يَكْلِمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بَأْذَنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ

کتاب مستطاب

جواهر العشق

شرح رساله غوث الاعظم المعروف به

از افادات

امام العارفین قدوة الاولیاء صلیین شباز بلند پرواز لا مکان غواص
بحر لاتناهی عشق و عرفان قطب قطاب فردا لاجبات صغیر ثانی حضرت
صدر الدین ابوالفتح شید محمد بنی گیسو و زان بهشتی

قدس الله سر و العز

به من توجیه

جناب محلی القاب نواب محمد امیر علی خان بهادر و دام اقبال الہدی و بی بی
صوبہ دار (کشتن) صوبہ گلبرگہ شریف صدر شریف و بی بی گلبرگہ شریف

گلبرگہ شریف

و تصحیح و در تمام

مولوی حافظ سید عطاء حسین صاحب آجی دی

ناظم روضہ فیضیہ شریف تعزیرت کراچی
در عہد آفرین برقی پریس جیلان طبع شد
شعبان ۱۳۸۵ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین شلیع المذنبین سیدنا و سیدنا کل محمد و آلہ واصحابہ الطیبین الطاهرین حضرت سلطان ابن والانس غوث الثقلین غوث الاعظم سید محی الدین ابو محمد عبد القادر الحنفی البخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفوں میں ایک مختصر سا رسالہ ہے جو رسالہ غوث الاعظم اور رسالہ غوثیہ کے نام سے مشہور ہے اس میں انہوں نے اون الہامات میں سے جو اون پر وقتاً بعد وقت وارد ہوئے تھے چند کو نہایت عجیب و غریب اور بے نظیر ترتیب کے ساتھ جمع فرمادیا ہے۔ مبتدی اور متوسط درجہ کے اہل سلوک و عرفان اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس سے مستفید ہو سکتے ہیں لیکن درحقیقت یہ رسالہ حضرت غوث الاعظم نے متوسلوں اور کاملوں کے لئے لکھا ہے تاکہ اوس انتہائی منزل قرب و عرفان تک پہنچانے کے لئے جہاں پہنچا دیا اللہ وَالْمُتَابِعُونَ الْمُتَابِعُونَ اُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ کی برگزیدہ جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں مشعل ہدایت کا کام ہے۔ اکابر طریقت نے اس کو نہایت عظمت کی نظر سے دیکھا ہے اور ہر زمانہ میں اس سے مستفید ہوتے آئے ہیں اس رسالہ کی متعدد شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ جن میں سے چار کے مطالعہ کا شرف مجھے حاصل ہے سب سے مقدم اور بہتر حضرت قدوة العارفین مولانا سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ الغریز کی شرح ہے جس کو اونوں نے جواہر العشا

کے نہایت دلنشین نام سے موسوم فرمایا ہے۔ دوسری شرح مسمیٰ بہ تشااط العشاق حضرت مخدوم ملوک شاہ الصدیقی القادری علیہ الرحمہ کی ہے جو اواخر نویں صدی میں لکھی گئی دوسری شرح مسمیٰ بہ بساط العشاق ہے جس کو حضرت مخدوم عبدالمتین بن حسن بن علی الملکی الحنفی الجیلانی نے اوایل دسویں صدی ہجری میں لکھا تقریباً اسی زمانہ کی تالیف کی ہوئی ایک اور شرح ہے جس کا نام مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ جس مرتبہ اور پایہ کا مصنف ہوتا ہے تصنیف اسی مرتبہ اور پایہ کی ہوتی ہے۔ رسالہ غوث الاعظم کی کوئی شرح جواہر العشاق کو نہیں پہنچ سکی حضرت غوث الاعظم کی عظمت کو شد سے ملحوظ رکھتے ہوئے جس جوش و ولولہ محبت اور کمال عقیدت سے یہ شرح لکھی گئی ہے وہ بیان سے باہر ہے اور مطالب کی شرح ادنیٰ نہیں ہے جس خط سے فرمائی ہے اس کا اندازہ اس کو بغور مطالعہ کرنے سے ہی ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۲ میں مصر میں ایک کتاب مسمیٰ بہ الفتوحات الربانیہ فی الآثار النفاذۃ طبع ہوئی۔ اس کتاب کے جامع سید اسماعیل ابن سید محمد سعید القادری الجیلانی ہیں اس کتاب میں ادنیٰ نہیں حضرت غوث الاعظم کے ارشاد فرمائے ہوئے اوراد و وظائف کو مثلاً قصیدہ غوثیہ درود کبریت اسمہ اسبوع وغیرہ کا کو جمع کیا ہے اور سب سے اول جگہ رسالہ غوث الاعظم کو دی ہے۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو درانکی جس طرح بعض تصنیفیں مفقودہ اور اکثر ادرالوجود ہیں یہ شرح بھی ادرالوجود ہے زمانہ درانکی مسلسل متبوع کے بعد اس کے صرف دو نسخے مجھے مل سکے۔ ایک نسخہ مستند کے قریب کا لکھا ہوا ہے جس کو میں نے حاصل کیا۔ دوسرا نسخہ مسئلہ ۱۳ کے نقل کے ہوئے ایک نسخہ کی نقل ہے جس کو میرے کرم دوست مولوی مشتوق حسین خاں صاحب المصاحف بہ نواب مشتوق یار جنگ بہادر نے کتب خانہ روضتین کے لئے وقف کر دیا ہے کتب خانہ روضتین سے یہ نسخہ میں نے عایتاً

حاصل کیا۔ ان دونوں نسخوں میں کتابت کی صدا بافلیاں ہیں۔ چند جگہ جارتیں ناتمام رہ گئی ہیں اور اس دوسرے نسخہ میں کاتب نے دو تین جگہ مضامین کو نقل کرنے میں تقدم و تاخر کر کے مخلوط کر دیا ہے بہر حال جہاں تک ممکن ہو سکا ان دونوں شرحوں کے باہم مقابلہ سے تصحیح کی گئی اور متن کی تصحیح میں الفتوحات الربانیہ مطبوعہ سے بھی مدد لی گئی۔ جہاں جہاں تصحیح ممکن نہیں ہوئی اکثر پرستغیام کی علامت (ج) لکھ دی گئی ہے۔

ہم اے نہایت محترم دوست جناب نواب محمد امیر علی خان ہادران تعالیٰ تعالیٰ بنامہ دو سال سے صوبہ گلگت شریف کے صوبہ دار و کسٹرنز اور روضتین کی جاگیرات کے ناظم ہیں حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی ذات پاک کے ساتھ انہیں نہایت عقیدت اور ان کی تعانیف کے ساتھ خاص شغف ہے۔ ان کے جن توہ سے رمضان المبارک ۱۳۸۵ میں حضرت مخدوم کی بسوۃ تصنیف شرح رسالہ تفسیر یہ طبع ہو کر شائع ہوئی اور اب یہ کتاب متطلب جواہر العشاق معروف بہ رسالہ غوث الاعظم ان کی سرپرستی میں منجانب کتب خانہ روضتین طبع کرائی گئی اور شائع کی جاتی ہے جزا اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

وَأَخُوهُ عَوْنًا ابْنُ الْحَكْمِ يَنْتَوِي بِتِ الْعَالَمِينَ

حیدر آباد دکن

خاکسار

۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۶ ہجری

سید عطا حسین